سید عارف نوشاہی :

پاکستان میں مخطوطات: مسائل اور تجاویز

مخطوطات سے میرا تعلق مختلف حیثیتوں سے پچھلے پندرہ سالوں سے چلا آرہا ہے۔ مختلف دیہات ، قصبات اور شہروں میں جا کر مخطوطات کے ذخیرے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔

اس ذاتی تجربے اور مشاہدے کی بنا پر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ پاکستان میں مخطوطات سے متعلق صورت حال تشویش ناک ہے اور اگر فوری اصلاح نہ کی گئی تو بہت کچھ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

پاکستان میں مخطوطات کے اہم مراکز جامعات، دانش کدے ، عمومی کتب خانے اور عجائب گھر ہیں۔ ان مراکز کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔

غیر سرکاری یعنی شخصی مآخذ کی نوعیت یوں ہے : خانقاہوں سے ملحقہ کتب خانے ، دینی مدرسوں سے وابستہ کتب خانے ، آبا و اجداد سے وراثت میں ملنے والے کتب خانے ، محققین کا خاص تحقیقی ضروریات کے لیے جمع کردہ شخصی ذخیرۂ کتب، نوادر جمع کرنے والے شائقین کے کتب خانے۔

یہ مخطوطات کے مراکز کی عمومی قسمیں ہیں ورنہ دیگر کئی اداروں مثلاً قومی مرکز برائے تحفظ دستاویزات اور بینکوں کے کتب خانے میں بھی محدود پیمانے پر مخطوطات پائے جاتے ہیں۔

مخطوطات کی حالت:

ہر کتب خانے میں مخطوطات کی حالت کا انحصار اُن کی ملکیت کی نوعیت پر منحصر ہے۔ مثلاً ایک شائق نوادر اپنے مخطوطے کی دیکھ بھال کا جو اہتمام کرتا ہے وہ کسی مدرسے میں طاق پر رکھے ہوئے مخطوطات کے لیے نہیں ہوسکتا۔ میں یہاں کسی خاص کتب خانے کا نام نہیں لوں گا لیکن مخطوطات کی مجموعی حالت یہ ہے کہ:

الف: انہیں کیڑا کھا رہا ہے۔

ب: وہ آب و ہوا (رطوبت / عدم روشنی) سے متاثر ہے۔

ج: جلد بندی کا معقول انتظام نہ ہونے کے باعث اوراق کٹے پھٹے اور متفرق ہیں۔

د: مخطوطات رکھنے کے لیے کوئی خصوصی انتظام نہیں ہے۔

مخطوطات تک رسائی اور ان سے استفادہ:

کسی مخطوطے تک رسائی میں حسب ذیل مشکلات درپیش ہیں۔

الف: اکثر کتب خانوں کے مخطوطات کی فہرست موجود نہیں لہذا سرے سے معلوم ہی نہیں کہ کس کتب خانے میں کیا ہے۔

ب: اگر کسی طریقے سے معلوم ہو جائے کہ فلاں کتب خانے میں فلاں مخطوطہ موجود ہے تو کتابوں کی بے ترتیبی اور بے نظمی کے باعث مطلوبہ مخطوطہ تلاش کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ یہ دشواری نجی کتب خانوں میں عام پائی جاتی ہے۔

ج: دور افتادہ دیہات اور قصبوں میں تو فوٹو اسٹیٹ یا مائیکرو فلم مشینوں کی سہولت موجود ہونا دور کی بات ہے، بڑے بڑے

شہروں کے اکثر کتب خانے بھی اِس نعمت سے محروم ھیں۔

د : جن کتب خانوں میں ایسی مشینیں مہیا ھیں وہ آئے دن خراب رھتی ھیں اور چونکہ مخطوطہ باھر لے جانے کی اجازت بھی نہیں ھوتی لہذا مطلوبہ مخطوطے کی بروقت عکسی نقل حاصل نہیں ھو سکتی۔

ھ : بعض سرپرستوں یا کتاب داروں کی عدم دلچسپی سے محققین کو مطالعے کے لیے مخطوطات مہیا نہیں ھوتے۔

و : بعض سرکاری کتب خانوں میں مخطوطہ دیکھنے کے لیے تحریری درخواست اور اس پر تحریری اجازت کا ھونا ضروری ھے۔

ز : دیہات اور قصبات میں ذاتی کتب خانوں سے استفادہ کرنا اور بھی دشوار ھے۔ بعض مالکین کتب کو متبرک سمجھ کر نہ تو خود ھاتھ لگاتے ھیں نہ دوسروں کو لگانے دیتے ھیں۔ خانقاھی کتب خانوں کے منتظمین (مشائخ ، پیران) اکثر سفر پر ھوتے ھیں اور مراجعین کو مایوس لوٹنا پڑتا ھے۔

مخطوطات کی چوری اور اسمگلنگ :

کتاب کی چوری کوئی نئی بات نہیں ھے اور بعض " اھلِ کتاب " کے ھاں یہ روا ھے۔ مگر جب یہ کام مالی فائدے کے لیے کیا جائے تو اس کے لیے " کتاب الجنایات و الحدود" سے سزا سنائی جائے۔ مولوی محمد شفیع مرحوم کے عدیم النظیر کتب خانے کے مخطوطات چوری ھوکر بک رھے ھیں۔

ایک دوسرا مسئلہ مخطوطات کی بیرون ملک غیر قانونی منتقلی ھے۔

اس وقت نہ صرف پاکستان کے مقامی مخطوطات اسمگل ھو رھے ھیں بلکہ ایران ، افغانستان اور چین کے مسلمان علاقوں

کے قلمی نسخے بھی پاکستان کے راستے باہر منتقل ہو رہے ھیں۔

تجاویز :

چیدہ چیدہ مسائل کی نشاندھی ہو چکی، ان کے حل کے لیے میرے ذھن میں مندرجہ ذیل تجاویز ھیں۔

۱۔ سب سے پہلے یہ جائزہ لیا جائے کہ پاکستان میں مخطوطات کس کس مقام پر موجود ھیں۔

۲۔ ہر کتب خانے میں موجود مخطوطات کی دستی فہرست (Hand List) تیار کی جائے۔

۳۔ چونکہ پاکستان میں مخطوطات کی غالب تعداد حکومت کی تحویل میں نہیں ہے اور وہ عدم توجہ کا شکار ہے، لہذا حکومت ایسے اقدام کرے کہ یہ مخطوطات نجی ملکیت سے نکل کر سرکاری تحویل میں آجائیں۔ اس کام کے لیے ضلعی سطح پر مراکز مخطوطات قائم کیے جائیں۔

۴۔ مخطوطات کو ملک کے صرف ایک مقام یا مرکز پر جمع کرنے میں کئی قباحتیں ھیں۔ بالفرض اگر قومی لائبریری دارالحکومت اسلام آباد میں قائم کی جائے تو بلوچستان یا سندھ کے دور افتادہ علاقوں سے لوگوں کو یہاں مخطوطات لانے میں دشواری ھوگی۔ میں اس بات کا مخالف ھوں کہ ایک تہذیبی حدود کا علمی سرمایہ کسی دوسری تہذیب کی حدود میں منتقل کر دیا جائے۔ ایسا کرنے سے خاص ایک علاقے کی تہذیب کی تاریخ مرتب کرنے کے لیے مآخذ کے حصول میں مشکلات پیش آئیں گی۔

۵۔ ذاتی کتب خانوں کے مخطوطات کی خریداری کے لیے پُرکشش ترغیبات دی جائیں۔ یہ ترغیبات مادی بھی ھوں اور

معنوی بھی: مثلاً ذخیرۂ کتب اس کے پرانے مالک کے نام پر محفوظ کیا جائے کیونکہ بعض لوگ محض نام و نمود کے لیے مخطوطات جمع کرتے ہیں۔ علمی گھرانوں اور خانقاہوں سے لائے گئے مخطوطات کی مدد سے اس خاندان یا خانقاہ کی علمی تاریخ مرتب اور شایع کی جائے کیونکہ یہ مخطوطات ان گھرانوں اور خانقاہوں میں محض اس لیے پڑے ہیں کہ ان کے بزرگوں سے متعلق ہیں اور اس خاندان اور خانقاہ کا علمی وقار انھی کتابوں کے دَم سے ہے۔

۶۔ مختلف مالی اور اخلاقی ترغیبات کے بعد اگر نجی کتاب خانوں سے مخطوطات سرکاری مراکز میں آجائیں تو ان کی حفاظت اور استفادے کا خاطر خواہ اور سہل انتظام کیا جائے۔

۷۔ تمام سرکاری کتب خانے اپنے مخطوطات کی مجمل فہرست تیار اور شائع کریں۔ اگر ان کتب خانوں کی طرف سے جرائد شایع ہوتے ہیں تو ان کے ذریعے مخطوطات کی تشہیر کی جائے۔

۸۔ ماسٹرز ڈگری اور پی۔ ایچ۔ ڈی ڈگری کے حصول کے لیے جامعات اپنے طلبہ و طالبات کے لیے ایسے تحقیقی مقالات تجویز کریں جن میں مخطوطات کی فہرست نویسی اور مخطوطات پر تحقیق کا کام بھی شامل ہو۔ ابتدائی طور پر جامعات اپنے کتب خانے کے مخطوطات یا اپنے شہر کے مخطوطات کی فہرست نگاری کا کام کروائیں، اس کے بعد یہ کام مضافاتی علاقوں تک پھیلایا جائے۔

۹۔ کسی علمی ادارے یا جامعہ کی طرف سے ایک ضخیم رسالہ صرف مخطوطات کے مسائل کے لیے مختص کیا جائے جیسا کہ ایران اور مصر میں ہے۔

۱۰- جن نجی کتب خانوں کے مالکان اپنے مخطوطات سے استفادہ کرنے کی اجازت دیتے ھیں، حکومت اُن کی نادر کتابوں کی مائیکرو فلم تیار کرلے۔

۱۱- سرکاری کتب خانوں میں شعبۂ مخطوطات کی نگرانی ایسے حضرات کے سپرد کی جائے جو عربی اور فارسی زبان سے واقف ھوں اور اُن کی ایسی تربیت کی جائے کہ وھی حضرات اپنے کتب خانے کے مخطوطات کی دستی فہرست تیار کر سکیں۔

۱۲- سرکاری کتب خانے مخطوطات سے متعلق اھم سہولتوں سے مزین ھوں یعنی وھاں فوٹو کاپی مشین یا مائیکرو فلم بنانے اور پڑھنے کی مشین موجود ھو اور مراجعین کو معاوضے کے ساتھ ان سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی جائے۔ دور دراز کے شائقین کو بذریعہ خط و کتابت ھی مطلوبہ مواد بھیج دیا جائے۔

۱۳- مخطوطات کی حفاظت کے لیے روایتی طریقوں (تمباکو اور نیم کے پتے) کو ترک کرکے جدید کیمیکلز استعمال کیے جائیں اور نسخوں کی جلد بندی کا معقول انتظام کیا جائے۔

۱۴- مخطوطات کی سمگلنگ کے خلاف جو قانون موجود ھے اس پر عمل درآمد کروایا جائے اور کسٹمز حکام کو مخطوطات کی اھمیت سے واقف کیا جائے۔

۱۵- ملک کے اندر ایسی ترغیبات ھوں کہ لوگ مخطوطات لے کر باھر نہ جائیں۔ اس وقت سرکاری اداروں کو مخطوطات خریدنے کے لیے جو گرانٹ دی جا رھی ھے وہ تشویشناک حد تک کم ھے۔ اس میں اضافہ کیا جائے۔

۱۶- سرکاری اداروں میں مخطوطات کی خریداری کا طریقہ

سہل بنایا جائے ۔ سال میں ایک دو بار کی میٹنگ اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔

۱۷- ہر سال مخطوطات سے متعلق سیمینار منعقد کیا جائے اور اہل الرائے لوگوں سے سفارشات تیار کروائی جائیں۔ خدابخش لائبریری پٹنہ ہرسال ایسے عالمی سمینار کا انتظام کر رہی ہے اور ان سمیناروں میں پڑھے جانے والے مقالات لائبریری جرنل میں شائع ہو چکے ہیں۔ پاکستان میں بھی اس قسم کی کوشش کی جائے۔